فتنہ میں ذریعہ نجات

ترمذی کی ایک حدیث ہے جس میں حارثؓ اعور فرماتے ہیں:

مَرَرْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَاِذَ النَّاسُ یَخُوْضُوْنَ فِی الْاَحَادِیْثِ

فَدَخَلْتُ عَلٰی عَلِیٍّؓ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ اَوَ قَدْ فَعَلُوْھا؟

میں مسجد میں داخل ہوا۔تو دیکھا کچھ لوگ بعض مسائل میں جھگڑا کر رہے ہیں۔

تو میں حضرت علیؓ کے پاس گیا اور انھیں اس بات کی خبر دی۔حضرت علیؓ نے فرمایا: کیا یہ باتیں ہونے لگیں؟

قُلْتُ نَعَمْ (میں نے کہا: جی ہاں۔)

قَالَ اَمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّھَا سَتَکُوْنُ فِتْنَۃٌ

حضرت علیؓ نے فرمایا: ''یاد رکھو میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: خبردار رہو، عنقریب ایک بڑا فتنہ سر اٹھائے گا۔''

قُلْتُ فَمَا الْمَخْرَجُ فِیْھَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ (میں نے عرض کیا ''اس فتنے میں ذریعہ نجات کیا ہوگا''؟)

قَالَ: ''کِتَابُ اللّٰہِ'' (آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی کتاب'')

فِیْہِ نَبَاءُ مَا قَبْلَکُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَکُمْ وَحُکْمُ مَا بَیْنَکُمْ ھُوَالْفَصْلُ لَیْسَ بِالْھَزْلِ مَنْ تَرَکَہٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَہُ اللّٰہُ وَمَنِ ابْتَغَی الْھُدٰی فِیْ غَیْرِہٖ اَضَلَّہُ اللّٰہُ

(اس میں تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کے حالات ہیں۔تم سے بعد میں ہونے والی باتوں کی خبر ہے اور تمہارے آپس کے معاملات کا فیصلہ ہے۔اور یہ ایک دوٹوک بات ہے۔ہنسی دل لگی کی باتیں نہیں ہیں جو سرکش اسے چھوڑ دے گا اللہ اس کی کمر توڑ دے گا اور جو اسے چھوڑ کر کسی اور بات میں ہدایت تلاش کرے گا اللہ اسے گمراہ کردے گا۔)

وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ (اوراللہ کی مضبوط رسی یہی ہے۔)

وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ (اور یہی حکمتوں سے بھری ہوئی یاددہانی ہے۔)

وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ (اور یہی بالکل سیدھی راہ ہے۔)

وَهُوَالَّذِىْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ (اوراس کے ہوتے ہوئے خواہشیں گمراہ نہیں کرتی ہیں۔)

وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ (اور نہ اس سے زبانیں لڑکھڑاتی ہیں۔)

وَلَا تَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ (اور اہل علم کا دل کبھی اس سے سیر نہیں ہوتا۔)

وَلَا يَخْلُقُ عَلٰى كَثْرَةِ الرَّدِّ (اور یہ بار بار دہرانے سے پرانا محسوس نہیں ہوتا)

وَلَا تَنْقَضِىْ عَجَائِبُهٗ (اوراس کی عجیب باتیں کبھی ختم نہ ہوں گی۔)

وَهُوَالَّذِىْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذَا سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا (یہ وہی ہے جسے سنتے ہی جن پکار اٹھے تھے)

اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِىْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ

(بلاشبہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے لہٰذا ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔)

مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ (جس نے اس کی سند پر کہا، سچ کہا۔)

مَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ (جس نے اس پر عمل کیا اجر پائے گا۔)

وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ (جس نے اس کی بنیاد پر فیصلہ کیا اس نے انصاف کیا۔)

وَمَنْ دَعَآ اِلَيْهِ هَدٰى اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

(جس نے اس کی طرف دعوت دی اس نے سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کی۔)

خُذْهَا اِلَيْكَ يَا اَعْوَرُ (اے اعور! ان باتوں کو گرہ میں باندھ لو۔)

ان مبارک الفاظ میں بڑی نصیحت ہے خصوصاً مندرجہ ذیل باتوں پر غور کیجیے:

۱- فتنے کے زمانے میں قرآن ہی ذریعہ نجات ہے۔

۲- یہی ہمارے سارے قضیوں اور جھگڑوں کا فیصل ہے۔

۳- اس کو چھوڑ دینا دنیا کی بہت بڑی سرکشی ہے اور اس کے بعد انسان اللہ تعالیٰ کی مدد اور حمایت سے محروم اور اس کے غضب کا شکار ہو جاتا ہے۔

۴- قرآن پر ایمان رکھنے والوں کو قرآن سے منہ موڑنے کے بعد سوائے گمراہی کے کچھ نصیب نہ ہوگا۔